زیارت وداع ائمہ علیہم السلام	167
زیارت امین اللہ	168
زیارت جامعہ صغیرہ	172
زیارات میدان احد	174
زیارت حضرت حمزہؑ	174
زیارت قبور دیگر شہداء احدؓ	177
زیارت وداع حضرت رسولؐ	181
مسجد قبا کے اعمال	182
مسجد ذو قبلتین کے اعمال	183
مسجد فتح (احزاب) کے اعمال	185
مسجد اجابہ کے اعمال	186

مختلف اعمال اور دعائیں

ماہ ذی الحج کے پہلے دس دن کے اعمال	189
عید غدیر (۱۸ ذی الحجہ کے اعمال)	192
مناجات حضرت امیر المومنین علیہ السلام	195
دعائے امام حسین علیہ السلام بروز عرفہ	207
دعائے امام زمانہؑ	258

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فلسفۂ حج

ہر عبادت کی طرح حج کا بھی ایک ظاہر ہے اور ایک باطن۔ حج کا ظاہر تو یہی ہے کہ مسائلِ حج کو سیکھ کر حج کو اسی طرح انجام دیا جائے جیسا کہ حکم شریعت ہے، کہ اگر حج کو صحیح شرعی طریقے سے انجام نہ دیا گیا تو پھر حج حج نہیں رہے گا۔

جب کہ حج کا باطن یہ ہے کہ حج کی صحیح ادائیگی کے ساتھ ساتھ ان رموز واشارات پر بھی غور کیا جائے جو ارکان حج میں ہیں اور جن پر سے معصومینؑ نے بعض اوقات پردہ اٹھایا ہے کہ اگر ان نکات کو نہ سمجھا گیا اور حج کی حقیقت پر غور نہ کیا گیا تو پھر ممکن ہے کہ حاجی، حقیقی حاجی کے مرتبے تک نہ پہنچ سکے۔

حقیقتِ حج کو سمجھنے کے لئے یہ حدیث ملاحظہ ہو:

جب ہمارے آقا حضرت امام زین العابدینؑ حج سے لوٹ رہے تھے شبلی آپ کی خدمت میں پہنچے۔ اس وقت امامؑ اور شبلی میں یہ بات چیت ہوئی۔

امامؑ: شبلی کیا تم نے حج ادا کیا؟

شبلی: جی ہاں، اے فرزندِ رسولؐ۔

امامؑ: کیا تم میقات میں اترے اور سلے ہوئے کپڑوں کو اتار کر غسل کیا؟

شبلی: جی ہاں۔

امامؑ: میقات میں پہنچنے کے وقت کیا اس بات کی نیت تھی کہ گناہ کے لبادے کو اتار کر اطاعت کی پوشاک پہنو گے؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: اپنے سلے ہوئے لباس کو اتارتے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ اپنے آپ کو دھو کر لغزشوں اور گناہوں سے پاک کر رہے ہو؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: لہذا تم نہ تو میقات میں اترے ہو اور نہ اپنے سلے ہوئے لباس سے آزاد ہوئے ہو اور نہ ہی تم نے غسل کیا ہے۔

امامؑ: کیا تم نے صفائی کی، احرام پہنا اور حج کا عہد کیا؟

شبلی: ہاں۔

امامؑ: اس وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ خداوند تعالی کے لئے خالص توبہ کی دوا سے اپنے آپ کو (گناہوں سے) پاک کر رہے ہو؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: کیا محرم بننے کے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ ہر اس چیز کو جس کو خدائے عز و جل نے حرام کیا ہے اپنے اوپر حرام کرو؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: کیا حج کرتے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ ہر غیر خدائی عہد کو ترک کر رہے ہو؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: لہذا تم نے نہ تو صفائی کی، نہ محرم ہوئے اور نہ ہی تم نے حج کا عہد کیا ہے۔

امامؑ: کیا تم نے میقات میں داخل ہو کر دو رکعت نماز احرام ادا کی اور لبیک کہا؟

شبلی: ہاں۔

امامؑ: کیا میقات میں داخل ہوتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ زیارت کے لئے وہاں داخل ہوئے ہو؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: کیا دو رکعت نماز پڑھتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ بہترین عمل اور بندوں کی بہترین نیکی کے باعث جو کہ نماز ہے خدا کے نزدیک جا رہے ہو؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: کیا لبیک کہتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ ہر مسئلے میں خدا کی اطاعت کے وعدے کے مطابق گفتگو کرو گے اور ہر گناہ سے پرہیز کرو گے اور خاموش رہو گے؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: لہذا نہ تو تم میقات میں داخل ہوئے اور نہ ہی تم نے نماز پڑھی اور نہ ہی لبیک کہا۔

امامؑ: کیا تم حرم میں داخل ہوئے، کعبہ کو دیکھا اور نماز پڑھی؟

شبلی: ہاں۔

امامؑ: کیا حرم میں داخل ہوتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ ہر اس غیبت کو جو تم نے آئین اسلام رکھنے والے مسلمانوں کے سلسلے میں کی ہے اپنے اوپر حرام کرتے ہو؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: کیا مکہ پہنچتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ اس سفر سے تمہارا مقصد صرف خدا ہے؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: لہذا نہ تو تم حرم میں داخل ہوئے، نہ تم نے مکہ دیکھا اور نہ ہی نماز پڑھی ہے۔

امامؑ: کیا تم نے خانہ خدا کا طواف کیا اور ارکان کو لمس کیا اور سعی کی؟

شبلی: ہاں۔

امامؑ: کیا سعی کرتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ (شیطان اور نفس امارہ کے شر سے) خدا کی پناہ میں جا رہے ہو؟ اور وہ جو رازوں کو جاننے والا ہے اس بات سے واقف ہے؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: لہذا تم نے نہ تو طواف کیا ہے، نہ ارکان کو لمس کیا ہے اور نہ ہی سعی کی ہے۔

امامؑ: کیا تم نے حجر اسود سے مصافحہ کیا؟ اور کیا تم نے مقامِ ابراہیمؑ پر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی؟

شبلی: ہاں۔

اس موقع پر امامؑ نے ایک چیخ ماری اور نزدیک تھا کہ دنیا سے رخصت ہو جائیں۔

امامؑ: آہ! آہ! وہ شخص جو حجر اسود سے مصافحہ کرے در حقیقت خداوند تعالی سے مصافحہ کرتا ہے، پس اے بے چارے دیکھ کہ اس کام کے اجر کو جس کی بہت ہی زیادہ اہمیت ہے برباد نہ کر اور گناہ گاروں کی طرح (خدائی احکامات سے) مخالفت اور ممنوعہ کاموں کے انجام دینے کے ذریعے خدا سے مصافحے (اور عہدِ بندگی) کی قدر مت کھو۔

امامؑ: کیا مقامِ ابراہیمؑ پر توقف کے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ مکمل اطاعت اور ہر گناہ سے مخالفت کے ارادے سے (اس مقدس مقام پر) توقف کر رہے ہو؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: کیا مقامِ ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز ادا کرتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ حضرت ابراہیمؑ کی نماز ادا کر کے ایسی نماز کے ذریعے در حقیقت شیطان کی ناک کو زمین پر رگڑ رہے ہو؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: پس نہ تم نے حجر اسود سے مصافحہ کیا ہے اور نہ مقام ابراہیمؑ پر توقف کیا ہے اور نہ ہی وہاں

کی دو رکعت نماز کو حقیقت میں ادا کیا ہے۔

امامؑ: کیا تم زمزم کے کنویں پر گئے اور اس کا پانی پیا؟

شبلی: ہاں۔

امامؑ: کیا اس وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ طاعتِ حق کے قریب پہنچ رہے ہو اور گناہ سے پرہیز کر رہے ہو؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: لہذا نہ تو تم زمزم کے کنویں کے قریب پہنچے اور نہ ہی تم نے اس کا پانی پیا ہے۔

امامؑ: کیا تم نے صفا مروہ کے مابین سعی کی، چلے اور آمد و رفت کی؟

شبلی: ہاں۔

امامؑ: کیا اس وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ تم خوف و رجاء کے مابین واقع ہوئے ہو؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: لہذا تم نے نہ تو صفا و مروہ کے مابین سعی کی، نہ چلے اور نہ ہی آمد و رفت کی ہے۔

امامؑ: کیا (مکہ سے) منیٰ کی جانب نکلے؟

شبلی: ہاں۔

امامؑ: کیا اس وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ لوگوں کو اپنی زبان، فکر اور ہاتھ (کے شر) سے محفوظ رکھو گے؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: لہذا تم (مکہ سے) منیٰ کی جانب نہیں نکلے ہو۔

امامؑ: کیا تم نے عرفات میں توقف کیا اور جبل رحمت (۱) پر چڑھے اور وادی نمرہ کو پہچانا اور میل

---

۱) ایک پہاڑ کا نام ہے جو عرفات کے درمیان واقع ہے۔

وجمرات کے قریب خدا کو پکارا؟

شبلی: ہاں۔

امامؑ: کیا عرفات میں توقف کے موقع پر تم نے خداوند سبحان کی معرفت کا حق ادا کیا اور خدائی عزم ومعارف کو سمجھا اور اس بات کو جانا کہ اپنے تمام وجود کے ساتھ قدرت خدا کے قبضے میں ہو اور وہ تمہارے کام کے راز اور تمہارے دل کی گہرائیوں سے واقف ہے؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: کیا تم نے جبل رحمت پر چڑھتے وقت یہ نیت کی تھی کہ خدا ہر مومن عورت اور مرد پر رحمت کرتا ہے اور ہر مسلمان عورت اور مرد کی مدد اور رہنمائی کرتا ہے؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: جب تم نمرہ کے قریب تھے کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ جب تک تم خود امر ونہی الٰہی کو قبول نہیں کرو گے تمہارا امر ونہی دوسروں پر اثر انداز نہیں ہوگا؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: کیا علَم اور نمرات (۱) کے قریب توقف کے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ وہ دونوں تمہاری طاعتوں کے شاہد ہیں اور خدا کے فرمان کے تابعدار اور فرشتوں کے ہمراہ تمہارے محافظ ہیں؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: لہٰذا تم نے نہ تو عرفات میں توقف کیا ہے، نہ جبل رحمت پر چڑھے ہو، نہ نمرہ کو پہچانا ہے، نہ نمرات کے قریب توقف کیا ہے اور نہ ہی خدا کو پکارا ہے۔

اس کے بعد امامؑ نے مزید فرمایا۔

---

۱) حرم کی نشانیاں جو کوہ نمرہ پر نصب ہیں۔

امامؑ: کیا تم نے دو علموں (۱) کے مابین چلنے اور دائیں یا بائیں جانب منحرف نہ ہونے کا خیال رکھنے کے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ دین حق سے دائیں یا بائیں جانب منحرف نہ ہو، نہ اپنے دل سے، نہ اپنی زبان سے اور نہ اپنے جسم کے اعضاء سے؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: کیا مزدلفہ کی زمین پر چلتے وقت اور کنکریاں چنتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ ہر گناہ اور نادانی کو اپنے سے دور کرو گے اور ہر علم وعمل کے لئے خود کو مستحکم بناؤ گے۔

شبلی: نہیں۔

امامؑ: کیا مشعر الحرام (۲) سے گزرتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ اپنے دل کو تقویٰ اور خوفِ خدائے عزوجل کا بیان کرنے والا بناؤ گے؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: لہٰذا تم نہ تو دو علموں سے گزرے، نہ وہاں کی دو رکعت نماز پڑھی، نہ مزدلفہ کی زمین پر چلے، نہ وہاں سے کوئی کنکری اٹھائی اور نہ ہی مشعر الحرام سے ہی گزرے ہو۔ اس کے بعد امامؑ نے مزید پوچھا۔

امامؑ: کیا تم نے منیٰ پہنچ کر رمی جمرات (کنکریاں مارنے کا کام) کا فریضہ انجام دیا؟ سر کے

---

۱) دو علموں سے مراد ظاہراً عرفات اور مشعر ہے نیز مکہ کے مابین واقع دو وادیاں ہیں جن کو مازمین بھی کہا جاتا ہے۔

۲) یہاں پر مشعر سے مراد ظاہراً وہ پہاڑ ہے جو مزدلفہ میں واقع ہے اور قزح کہلاتا ہے وہاں پر توقف کرنا مستحب ہے۔

بال کاٹے؟ قربانی کی؟ مسجد خیف میں نماز ادا کی؟ مکہ لوٹے؟ اور طواف افاضہ (۱) بجالائے؟

شبلی: ہاں۔

امامؑ: کیا منیٰ پہنچنے میں اور کنکریاں مارتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ اپنی آرزو تک پہنچ گئے ہو اور خداوند تعالیٰ نے تمہاری ہر حاجت کو پورا کردیا ہے؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: کیا کنکریاں مارتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ تم اپنے دشمن ابلیس کو مار رہے ہو اور تم نے اپنے قابلِ قدر حج کو ختم کرکے شیطان کی نافرمانی کی ہے؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: کیا مسجد خیف میں نماز پڑھتے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ سوائے خدا اور اپنے گناہوں کے کسی سے نہ ڈروگے اور خداوند تعالیٰ کی رحمت کے سوا کسی چیز سے آس نہ لگاؤ گے؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: کیا قربانی کرتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ حقیقتِ پارسائی کا سہارا لے کر طمع ولالچ کا گلا کاٹ رہے ہو اور ابراہیمؑ کی سنت پر عمل کررہے ہو، جنہوں نے اپنے فرزند، میوۂ دل اور آرامِ جان کا سر کاٹنے پر آمادہ ہو کر اپنے بعد کے لوگوں کے لئے خداوند تعالیٰ سے تقرب اور اس کی بندگی کی سنت کی بنیاد رکھی؟

شبلی: نہیں۔

---

(۱) طواف افاضہ وہی حج اور زیارت کا طواف ہے اور طواف افاضہ اس لئے کہا گیا ہے کہ منیٰ سے مکہ لوٹنے اور افاضہ کے وقت انجام پاتا ہے۔

امامؑ: کیا مکہ لوٹنے اور طواف افاضہ کرتے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ خداوند تعالیٰ کی رحمت سے (فائدہ اٹھاکر) اب اس کی اطاعت و بندگی کے لئے لوٹ آئے ہو اور اس کی دوستی کا سہارا لیا ہے اور اس کے واجبات کو ادا کیا ہے اور خدا کے قریب پہنچ گئے ہو؟

شبلی: نہیں۔

امامؑ: لہذا نہ تو تم منیٰ پہنچے، نہ تم نے رمیِ جمرات انجام دیا، نہ سر کے بال کاٹے، نہ قربانی کی، نہ مسجدِ خیف میں نماز ادا کی، نہ طواف افاضہ انجام دیا اور نہ ہی خدا کے قریب پہنچے ہو۔ واپس جاؤ کہ حقیقت میں تم نے حج ادا نہیں کیا۔

شبلی حج اور اس کے مناسک پر عمل کی حقیقت کے سمجھنے میں اپنی کوتاہی سے سخت غمگین ہوئے اور بری طرح رونے لگے۔ اس کے بعد انہوں نے حج کے رازوں کو سیکھا اور اگلے برس معرفت، شناخت اور یقین کے ساتھ حج ادا کرنے میں کامیاب ہوئے۔